سابق قلعہ یعنی البانیہ میں آرتھوڈکس مسیحیت اور کیتھولک چرچ کی افرادی قوت میں بالترتیب ۲۲ فیصد اور ۲۰ فیصد اضافہ ہورہا ہے۔"

ویٹیکن: کیتھولک اور مسلم رہنماؤں کی جانب سے آبادی کے بارے میں اقوامِ متحدہ کی مجوّزہ دستاویز کی مخالفت

اقوامِ متحدہ کے اہلِ اختیار کی رائے میں غریب ممالک کی خوشحالی "خاندانی منصوبہ بندی" کے پروگرام پر مؤثر طور پر عمل کرنے سے وابستہ ہے۔ آبادی کنٹرول کیے بغیر اُن کی خوشحالی کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ "آبادی اور اقتصادی ترقی" کے حوالے سے اقوامِ متحدہ نے کچھ عرصے سے ایک مہم شروع کر رکھی ہے اور یہ مہم ستمبر میں اُس وقت نقطۂ عروج پر ہوگی جب قاہرہ میں ایک بین الاقوامی کانفرنس میں دُنیا بھر کے ممالک کے نمائندے خاندانی نظام اور اِس سے متعلق مسائل پر ایک دستاویز کو حتمی شکل دیں گے۔ یہ دستاویز مجوّزہ شکل میں پہلے سے بحث و مباحثہ کا موضوع ہے۔

۸ جون ۱۹۹۴ء کو اس مجوّزہ دستاویز پر تبادلۂ خیال کے لیے "پاپائی کونسل برائے مکالمہ بین المذاہب" میں ویٹیکن کے تین افسران اور تین بڑی مسلمان تنظیموں —— رابطہ عالم اسلامی، آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس اور موتمر العالم الاسلامی —— کے نمائندے یک جا ہوئے۔ تبادلہ خیال میں شامل چھ افراد نے اتفاق رائے سے کہا کہ مجوّزہ دستاویز کے بعض نکات مسلمانوں اور مسیحیوں دونوں کے لیے ناقابلِ قبول ہیں۔ اُن کے حتمی اعلامیے میں کہا گیا ہے۔

"خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اور یہ اکائی میاں بیوی کے درمیان شادی کے مضبوط بندھن اور بچوں کے ذریعے وجود میں آتی ہے۔ یہ امر اقوامِ متحدہ کے دائرۂ اختیار میں نہیں آتا کہ وہ خاندان کی ازسرِ نو تعریف کرے جو اسلام اور مسیحیت دونوں میں مقدّس ہے۔"

قاہرہ کانفرنس کی مجوّزہ دستاویز میں افزائشِ نسل اور جنسیّت سے متعلق معاملات میں فرد کے حقوق اور ذمہ داریوں پر اِس حد تک زور دیا گیا ہے کہ میاں بیوی کی اجتماعی ذمہ داری اور حقوق نظر انداز ہو گئے ہیں۔ "جارحیت اور انتہا پسندی پر مبنی انفرادیت پرستی بالآخر معاشرے کی تباہی ہے۔ یہ انفرادیت پرستی اخلاقی انحطاط، آزادانہ جنسی اختلاط اور اقدار کے ٹوٹ پھوٹ جانے پر منتج ہو سکتی ہے۔"

مذہبی رہنماؤں نے مجوّزہ دستاویز پر اس حوالے سے بھی اعتراض کیا ہے کہ "اس میں بہتر Reproductive Health [افزائشِ نسل کے لیے مطلوبہ معیارِ صحت] کے تحت قانونی طور پر جائز کیے گئے اسقاطِ حمل سے استفادہ کو دُنیا بھر میں بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے۔" اُنہوں نے کہا کہ

"ہمارے دومذاہب میں اسقاط حمل ایک سنگین برائی ہے۔"

اُنہوں نے کانفرنس کے شرکاء سے کہا ہے کہ وہ ۱۹۸۴ء میں میکسکو سٹی میں اختیار کیے گئے اس نقطۂ نظر کی مزید توثیق کریں کہ "اسقاط حمل خاندانی منصوبہ بندی کا ذریعہ نہیں ہے۔" Fertility Regultion [زرخیزی کا انضباط]، افزائشِ نسل کے لیے مطلوبہ معیارِ صحت اور Sexual Healt [جنسی صحت] جیسی اصطلاحات غیر واضح ہیں اور ان سے قاہرہ دستاویز میں اجتناب کیا جانا چاہیے۔"

اعلامیے میں مزید کہا گیا ہے کہ "حکومتوں کو شادی شدہ جوڑوں یا افراد پر کھلم کھلا یا ڈھکے چھپے دباؤ نہ ڈالنا چاہیے کہ وہ اسقاطِ حمل یا Sterilization سے کام لیں۔"

مجوّزہ دستاویز میں والدین کے حقوق اور ذمہ داریوں کا جس طرح ذکر کیا گیا ہے، یہ بھی مذہبی رہنماؤں کی تنقید کا نشانہ بنی ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ "مسیحیوں اور مسلمانوں کا یہ مقدّس فریضہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کو انسانی زندگی کے احترام اور مذہبی بنیادوں پر استوار اخلاقی نظام سے آگاہ کریں۔"

دونوں مذاہب کے پیروکار "دستاویز کا یہ نقطۂ نظر تسلیم نہیں کر سکتے کہ نوجوانوں اور بچوں کو اسقاط حمل اور مانع حمل طریقوں تک رسائی ہونا چاہیے، بالخصوص جب کہ یہ سب کچھ والدین کے علم اور اُن کی مرضی کے بغیر ہو۔"

جون ۱۹۹۴ء کی اِس مشاورت کے شرکاء نے کیتھولک اور مسلمان مذہبی رہنماؤں اور مسائل آبادی کے ماہرین سے کہا ہے کہ وہ اپنی قیادت کے سامنے قاہرہ کی اس مجوّزہ دستاویز کے مفصل مطالعات رکھیں۔ مشاورت کے شرکاء نے اِس امید کا بھی اظہار کیا ہے کہ مسلم - مسیحی رابطے کے لیے ایک مستقل کمیٹی قائم کی جائے گی جو "قاہرہ دستاویز" جیسے دلچسپی کے مشترکہ اُمور پر تبادلۂ خیال کرے گی۔

ویٹیکن کے تین نمائندوں کے ساتھ مشاورت میں رابطہ عالم اسلامی کے عبداللہ عبدالشکور، "آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس" کے منصف کلیبی اور مؤتمر العالم الاسلامی کے محمد البار شریک تھے۔ (ماخوذ "دی کرسچن وائس"، کراچی - ۱۴ جولائی ۱۹۹۴ء)

متفرّق

احمد دیدات کی کتابیں امنِ عامہ کے لیے خطرناک ہیں ——— حکومت فرانس

جنوبی افریقہ کے معروف مسلمان مبلّغ جناب احمد دیدات کی ۱۸ کتابوں کو حکومت فرانس نے امنِ